ایرانی بینکوں میں سودی کاروبار سے نجات کیلئے عملی اقدامات

مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایرانی بینکوں میں سودی کاروبار سے نجات کیلئے عملی اقدامات

مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

مقدمہ

اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ سودی کاروبار اسلام میں ناجائز ہے اور اس ذریعہ سے حاصل ہونے والا سرمایہ حرام کمائی میں آتا ہے۔ پاکستان کا آئین واضح کہتا ہے کہ قرآن وسنت کے مطابق قانون سازی کرنا ضروری ہے۔ پارلیمنٹ کی ذمہ داری تھی کہ وہ سود کے خاتمہ کیلئے باقاعدہ قانون سازی کرتی۔ شریعت کورٹ کی ذمہ داریوں سے یہ ہے کہ وہ نشاندہی کرے کہ کون سا قانون قرآن وسنت کے مخالف ہے آئینی طور پر یہ ذمہ داری اسلامی نظریاتی کونسل کو قرار دی گئی ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل اپنی سفارشات پارلیمنٹ کو بھیج چکی ہے کہ سودی کاروبار کے خاتمہ کیلئے قانون سازی قرآن وسنت کے مطابق کی جائے۔

شریعت کورٹ نے بھی اس بارے واضح فیصلہ دیا لیکن حکومت نے اس فیصلہ کے بارے امتناعی حکم حاصل کرلیا کسی بھی اسلامی حکم کے نفاذ کو روکنے کیلئے امتناعی حکم لینا اللہ کے حکم کو چیلنج کرنا ہے اور اسلام کے واضح حکم کی مخالفت ہے۔ لہٰذا اس قسم کے امتناعی حکم کی کوئی حیثیت شریعت اسلامی کی نظر میں نہ ہے۔ معزز عدالت نے متعدد سوالات اٹھائے ہیں۔ان سوالات سے ایسا لگتا ہے کہ ایک مسلمہ اور اجتماعی حکم الٰہی کے نافذ کرنے میں پریشانی ہے اور ایسی صورت تلاش کرنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ موجودہ بینکاری کے نظام کو کس طرح ختم کیا جائے اور اس کا متبادل پیش کیا جائے۔

ہماری نظر میں اس مقصد کیلئے غیر سودی بینکاری جہاں پر رائج ہے اسے سامنے رکھ کر عملی اقدامات کئے جائیں۔ ہم اس جگہ جمہوری اسلامی ایران کی مثال دیتے ہیں کہ انہوں نے موجودہ بینکاری کے سسٹم کو کس طرح اسلام کے اقتصادی قوانین کے ساتھ ہم آہنگ کیا ہے البتہ جو معاشیات کے ماہرین ہیں وہ سر جوڑ کر بیٹھ جائیں تو پاکستان کے بینکوں کو سود کی لعنت سے پاک بنا سکتے ہیں؛ اس کیلئے ایران میں رائج سسٹم کو بعنوان نمونہ ومثال لیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اسلامی بینکنگ کے لئے جو غیر حکومتی کمپنیوں یا اداروں نے اقدامات کئے ہیں ان کو بھی سامنے رکھا جاسکتا ہے اگر حکومت کی نیت ٹھیک ہو اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کا ارادہ ہو تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کسی بھی حوالہ سے کوئی خرابی لازم آتی ہے۔

ہمارے خیال میں اسلام نے ہر مشکل کا حل دیا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ کیا حکومت سنجیدہ ہے کہ وہ سودی کاروبار کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کرے۔ عدالت کی طرف سے پیش کئے گئے سوالات کے جوابات بھی اختصار کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ آغاز میں ایران میں بینکوں سے سود کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے جو سسٹم رائج کیا ہے اسے بیان کرتے ہیں۔

جمہوری اسلامی ایران کے بینکاری نظام میں سودی کاربار سے بچاؤ کے لئے جو عملی اقدامات انجام دیئے گئے ہیں، انہیں بینکوں کی طرف سے صارفین کو دی جانے والی سہولیات کے ضمن میں بیان کیا جاسکتا ہے، ایران کے بینکاری نظام میں چند

مختلف طرح کی سہولیات متعارف ہیں،[1] ذیل میں ان سہولیات اور سودی لین دین سے بچنے کے لئے ایرانی بینکوں کے عملی اقدامات کو بیان کرتے ہیں:۔

ا): کرنٹ اکاؤنٹ (Current Account)

بینک کے امور میں کرنٹ اکاؤنٹ روز مرہ کی ٹرانزیکشنز کیلیئے ہے جس کے ذریعہ صارفین اپنی رقم بینک میں جمع کرواتے ہیں اور پھر اُس رقم سے ضرورت کے مطابق اپنی روز مرہ کی ٹرانزیکشنزاور پے منٹس وغیرہ کے لئے استفادہ کرتے ہیں۔

ایران کے بینکاری نظام میں کرنٹ اکاؤنٹ کو اسلامی فقہ سے تطبیق دینے کے لئے اس کی ماہیت کے بارے میں بحث کی گئی ہے اور اسے شرعی عقود میں سے "قرض" یا "ودیعہ" کے طور پر سمجھا گیا ہے یعنی یہ ایک طرح کا قرض ہے جو اکاؤنٹ ہولڈر بینک کے سپرد کرتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ جب بھی چاہے اپنی مطلوبہ مقدار میں رقم بینک سے لے سکتا ہے، اور بینک کسی قید و شرط کے بغیر اکاؤنٹ ہولڈر کو اُس کی مطلوبہ رقم واپس کرنے کا ذمہ دار ہو گا۔

اکاؤنٹ ہولڈر کی طرف سے بینک کو دی جانے والی یہ رقم ایسا قرض ہے جس کی کوئی مدت معین نہیں ہوتی، اور یہ "دَین مُطالب" کے طور پر ہے؛ یا یہ "ودیعہ" کے طور پر بینک کے پاس لوگوں کی امانت ہے جسے اکاؤنٹ ہولڈر بینک کو تصرف کی اجازت (وکالت) کے ساتھ دیتا ہے اور کسی بھی وقت بینک سے اپنی رقم طلب کر سکتا ہے۔[2]

ایرانی بینکوں میں اس طرح کے اکاؤنٹ پر بینک کی طرف سے کوئی منافع نہیں دیا جاتا اگرچہ اس اکاؤنٹ کے لئے کریڈٹ کارڈاور چیک وغیرہ جیسی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں تاکہ اکاؤنٹ کا مالک اپنے سرمائے کو جب چاہے بذریعہ چیک یا اے ٹی ایم سے نکلوا سکے۔ واضح ہے کہ بینک کی اس خدمت میں کوئی چیز شریعت کے خلاف نہیں ہے۔ ایسے اکاؤنٹ پر بینک کی طرف سے کوئی منافع نہیں دیا جاتا تاکہ ربا سے بچا جا سکے؛ اگرچہ صارفین کو بینک میں زیادہ سے زیادہ رقوم جمع کروانے کی ترغیب دلانے کے لئے قرعہ کشی اور انعامات رکھے جاتے ہیں جن کے ناجائز ہونے کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔

بینک کی طرف سے صارفین کو دی جانے والی خدمات میں سے کرنٹ اکاؤنٹ ایسا ہے جس کے جائز اور مباح ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا۔[3]

۲): قرض الحسنہ

بینکاری نظام کی ایک اہم اور بہترین سہولت قرض الحسنہ ہے جس میں قرض کے متقاضی کو خاص شرائط کے ساتھ قرض فراہم کیا جاتا ہے لیکن اسلامی نقطہ نگاہ سے ضروری ہے کہ قرض میں منافع نہیں ہونا چاہیے یہی وجہ ہے کہ عام طور سے بینکوں میں اس کے لئے بہت ہی کم بجٹ مختص کیا جاتا ہے۔

---

[1] : رجوع کریں: سائٹ سپاہ بینک ایران؛ http://www.banksepah.ir/397/بانکداری-بدون-ربا-موانع-و-چالش-ہا.aspx

[2] : ربا و بانکداری اسلامی (ناصر مکارم شیرازی): ص ۱۶۵، ۱۶۶۔

[3] : ربا و بانکداری اسلامی (ناصر مکارم شیرازی): ص ۱۶۲۔

مخفی نہ رہے کہ بینک قرض دیتے ہوئے متقاضی سے بینک فیس کے عنوان سے معمولی رقم کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو قرض کے بدلے نہیں ہوتی بلکہ اُس رقم سے قرض کے لین دین میں بینک کے اخراجات کا جبران کیا جاتا ہے۔ واضح ہے کہ ایسی بینک فیس کو اگرچہ قرض الحسنہ کے عقد کے متن میں شرط کے طور پر ذکر کیا جائے جب بھی شرعی طور پر کوئی اشکال نہیں ہے۔[4]

واضح رہے کہ اگر بینک قرض کی واپسی کے وقت زیادہ رقم کا مطالبہ کرے تو وہ ربا اور حرام ہے، لہٰذا ایسے حرام سے بچنے کے لئے قرض دیتے ہوئے عقد کے ضمن میں شرط رکھتے ہیں کہ اگر فلاں تاریخ تک قرض واپس نہ کیا تو فلاں مقدار جرمانہ ادا کرنا ہوگا، لہٰذا مقررہ مدت میں قرض کی واپسی نہ ہونے کی صورت میں صارف سے اضافی رقم بطور جرمانہ وصول کی جاتی ہے جو کہ شرط ضمن عقد ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔

البتہ قابلِ ذکر ہے کہ ایران میں بینک کی طرز پر "صندوق" کے عنوان سے بعض چھوٹے غیر سرکاری ادارے بھی کام کر رہے ہیں جن کا بنیادی مقصد معاشرے کے مختلف کمزور طبقات کی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے لئے قرض الحسنہ فراہم کرنا ہے؛ بینک کی طرز پر ایسے نجی اداروں سے قرض الحسنہ لینے والے کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ اکاؤنٹ اوپن کروانے کے بعد کچھ عرصہ کے لئے (مثلا چھ مہینے یا ایک سال تک) اپنے اکاؤنٹ میں کچھ مقدار رقم رکھے اور پھر مقررہ مدت گزرنے کے بعد اکاؤنٹ ہولڈر کو خاص شرائط کے ساتھ منافع لئے بغیر اُسے قرض فراہم کیا جاتا ہے؛ اس طرح چند مہینے تک اُس کے اکاؤنٹ میں موجودہ بیلنس سے بینک کو سودی قرض سے بچانے کے ساتھ ساتھ صارفین کو قرض فراہم کرنے کی دیگر متوقع مشکلات سے بھی بچایا جاتا ہے۔[5]

۳): سیونگ اکاؤنٹ (Saving Account)

سیونگ اکاؤنٹ صارفین کو مختصر یا طویل المدتی بچت کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں؛ ایران میں سیونگ اکاؤنٹ کے لئے "حساب پس انداز" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ ایران میں سیونگ اکاؤنٹ پر کچھ مختصر سی رقم صارفین کو دی جاتی ہے، اگر یہ رقم ضمن العقد شرط کے بغیر ہو تو شرعی نقطہ نظر سے سود شمار نہیں ہوتی۔

۴): ڈیپازٹ اکاؤنٹ (Deposit Account)

یہ ایسا اکاؤنٹ ہے جس میں معینہ مدت (مثلا چھ ماہ یا زیادہ) کے لئے اکاؤنٹ ہولڈر اپنی رقم بینک کے حوالے کرتا ہے تاکہ بینک اُس رقم کے ذریعہ کاروبار کرے؛ ایران کے بینکاری نظام میں بینک اپنے اکاؤنٹ ہولڈر کی طرف سے سرمایہ کاری میں وکیل بنتا ہے اور سرمایہ کاری کے منافع میں سے کچھ مقدار حق الوکالت کے طور پر خود رکھتا ہے اور بقیہ منافع سرمائے کے مالک کو دے دیا جاتا ہے اور چونکہ ایسا منافع عقد کے ضمن میں شرط کے طور پر طے نہیں پاتا لہٰذا یہ سود شمار نہیں ہوتا۔

---

[4]: ربا و بانکداری اسلامی (ناصر مکارم شیرازی): ص ۱۷۰۔

[5]: ایران میں ایسے نجی ادارے بینک کی بجائے "صندوق قرض الحسنہ" کے عنوان سے کام کرتے ہیں، جن میں سے ایک صندوق قرض الحسنہ دفتر تبلیغات بھی ہے، رجوع کریں: sandoghdaftar.ir/:۔

فکس ڈیپازٹ میں سود سے بچنے کا طریقہ:

اسلامی قوانین کا لحاظ کرتے ہوئے بینک اپنے صارف کے ساتھ شرعی عقود کے مطابق معاہدہ کرتا ہے اور پھر رقم سے سرمایہ کاری کرتا ہے اور سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والے منافع کو بینک اور صارف کے درمیان معاہدہ کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے؛ البتہ یہ معاہدہ "مضاربہ" کی صورت میں ہوتا ہے۔

چونکہ "مضاربہ" میں شرعی طور پر دو شرط کا لحاظ ضروری ہے:

ا): سرمایہ کاری کرنے والے کا منافع مجموعی درآمد سے معین حصہ ہونا چاہیے مثلا تجارتی کام سے حاصل ہونے والے منافع کا ۵۰ فیصد؛ جبکہ عام بینکوں میں منافع میں سے حصہ معین کرنے کی بجائے سرمایہ کا لحاظ کرتے ہوئے منافع معین کیا جاتا ہے۔

۲): مضاربہ (Profit & Loss Sharing) کی بنیاد پر ہوتا ہے، یعنی مضاربہ میں ضروری ہے کہ سرمائے کا مالک اور سرمائے کے ساتھ کاروبار کرنے والا، دونوں کاروبار کے نفع یا نقصان میں شریک ہوں؛ جبکہ عام بینکاری نظام میں سرمائے کا مالک صرف منافع حاصل کرتا ہے، اور نقصان میں شریک نہیں ہوتا۔

پہلی شرط کے حصول کے لئے ایران کے اسلامی بینکوں میں سرمائے کا مالک اپنے موردِ نظر بینک کو دو طرح کی وکالت سونپتا ہے؛

اول: یہ کہ بینک کسی بھی کام میں سرمایہ کاری کر سکتا ہے اور منافع میں سے اپنی صوابدید کے مطابق معقول منافع مجھے دے گا۔

دوم: یہ کہ بینک وکیل کے طور پر منافع میں سے اُس کے حصے کو معینہ مبلغ پر مصالحہ کرے، اور ہر ماہ یا ہر سال منافع کے حصول کے بعد اُسے ادا کرے۔

اس طرح معینہ مقدار میں منافع کے حصول کی مشکل شرعی طور پر حل ہو جاتی ہے البتہ مضاربہ کی دوسری شرط کے سلسلہ میں کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ مضاربہ میں سرمائے کا مالک اور کاروبار کرنے والا (بینک) دونوں نفع اور نقصان میں شریک ہیں، لیکن یہ اُس وقت ہے جب حقیقت میں نقصان ہو، جبکہ بینک عام طور سے نقصان نہیں اٹھاتے کیونکہ بینک مختلف امور میں سرمایہ کاری کرتے ہیں اور اگر کسی ایک مورد میں نقصان بھی اٹھائیں تو دوسرے مورد کے منافع سے سابقہ نقصان کا جبران کر لیتے ہیں اس طرح مجموعی طور پر بینک کو نقصان نہیں ہوتا؛ نیز یہ کہ بینک اخلاقی طور پر (نہ کہ شرعی طور پر) یہ ذمہ داری بھی لے سکتا ہے کہ نقصان کی صورت میں سرمائے کے مالک کے نقصان کا ازالہ کرے گا، اس طرح نقصان میں شراکت کا موضوع ہی منتفی ہو جاتا ہے۔[6]

خلاصہ یہ کہ فکس ڈیپازٹ میں سود سے بچنے کے لئے مضاربہ کے شرعی قواعد و ضوابط کے تحت عمل کرنا ضروری ہے۔

---

[6]: ربا و بانکداری اسلامی (ناصر مکارم شیرازی): ص ۱۷۷، ۱۷۸۔

۵): حوالہ

حوالہ شرعی عقود میں سے ایک ہے، چونکہ حوالہ ایک طرح کا قرض ہے لہٰذا حوالہ کی بابت بینک کا منافع لینا صحیح ہے؛ اور یہ منافع دو وجہ سے سود شمار نہیں ہوتا:

اول: یہ منافع قرض لینے والے کو ملتا ہے جبکہ حرام منافع (سود) وہ ہے جو قرض دینے والے کو ملے۔

دوم: بینک حوالہ کی بابت جو منافع لیتا ہے وہ رقم کی منتقلی کے بدلے بینک کی اجرت شمار ہوتی ہے، لہٰذا اسے شرعی طور پر ربا قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ایک اہم نکتہ:

مخفی نہ رہے کہ بینک کے حوالے سے شریعت کے قوانین عصرِ حاضر کے تقاضوں کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ ہیں لیکن ضرورت ہے کہ بینک کے ذمہ داران، ملازمین اور صارفین کو بینکنگ کے کاروبار کو شرعی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے اصولوں اور طریقوں کے ساتھ روشناس کروایا جائے۔ واضح ہے کہ ایک ہی کام کسی خاص طرز سے انجام دینا اُسے حلال بھی بنا سکتا ہے اور حرام بھی، مثلاً اگر جانور کو خدا کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو حلال و گرنہ حرام ہو گا۔

اسی طرح بینکنگ کا کاروبار بھی اگر شرعی اصولوں اور طریقوں کا لحاظ کرتے ہوئے انجام دیا جائے تو جائز اور حلال ہو گا و گرنہ ناجائز اور حرام۔

☆☆☆☆☆☆

اس تحقیق میں مندرجہ ذیل منابع سے استفادہ کیا گیا ہے:۔

۱:۔ ربا و بانک داری اسلامی (آیت اللہ مکارم شیرازی)، ناشر انتشارات امام علی بن ابی طالب۔

۲:۔ بانک داری بدون ربا از نگاہ شہید صدر (سید عباس موسویان): مجلّہ اقتصاد اسلامی، سال ششم، بہار ۱۳۸۵۔

۳:۔ مقالہ نظام بانک داری بدون ربا، سایٹ بینک صادرات ایران: http://www.bsi.ir/ ۔

۴:۔ سائٹ سپہ بینک ایران: http://www.banksepah.ir/default-168.aspx۔

۵:۔ سائٹ ملی بینک ایران: http://bmi.ir/fa/dynamicpage.aspx?id=162۔

۶:۔ سائٹ صندوق قرض الحسنہ دفتر تبلیغات اسلامی: sandoghdaftar.ir/۔